خضر علیہ السلام

ایک تحقیقی جائزہ

از قلم:

ابومشہود محمود اشرف عطاری مرادآبادی

(جامعۃ المدینہ، شاہجہاں پور، اترپردیش)

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

کتاب یا رسالے کا نام:

خضر علیہ السلام ایک تحقیقی جائزہ

مصنف، مؤلف:	ابومشہود محمود اشرف عطاری
موضوع:	سیرت، تحقیق
ناشر:	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت:	OCTOBER 2022
صفحات:	27

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION



اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کون ہیں؟ نبی ہیں؟
فرشتے ہیں؟ ولی ہیں؟ ان کا نام کیا ہے؟ وغیرہ پر ایک تحقیقی پیشکش

حضرت خضر علیہ السلام
ایک تحقیقی جائزہ

از قلم:

ابو مشہود محمود اشرف عطاری مرادآبادی

From Jamia Tul Madina Shahjahanpur, Uttar Pradesh

ناشر:

Sabiya Virtual Publication

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جا سکتے ہیں۔)

اہم پیغام

صابیا ورچوئل پبلیکیشن مختلف ذرائع سے موصول شدہ مواد کی اشاعت کر رہی ہے۔کئی لکھنے والے اپنا سرمایہ ہمیں شائع کرنے کے لیے ارسال فرمارہے ہیں۔ہم ایک اہم وضاحت بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں اور رسالوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ بالکل ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے اور پھر علماے اہل سنت کی کتابوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جارہا ہے جن کے بارے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے اور پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی وغیرہ غلطیوں کی تو جو اشاعت خاص ہماری جانب سے ہوتی ہے یعنی وہ کتابیں اور رسالے جو "**ٹیم عبد مصطفی افیشل**" کی پیشکش ہوتی ہے ان کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں اور جو ہمیں دوسرے ذریعوں سے موصول ہوتا ہے ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے۔

ٹیم عبد مصطفیٰ آفیشل کی علمی تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہٰذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں اطلاع فرمائیں۔

عبد مصطفیٰ آفیشل

خضر علیہ السلام کون ہیں؟

ان کا نام، کنیت، نسب، آغاز زندگی اور لقب کیا ہے۔

خضر علیہ السلام کون ہیں: کہا گیا ہے کہ وہ فرشتے ہیں۔

(فتح الباری، ج:۲، ص:۳۰۹)

تاریخ میں درست یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ خضر نیک بندے ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الکہف، باب قولہ: فلما بلغ مجمع بینھما ج:۵، ص:۲۳۳)

خضر خا کے فتحہ اور ضاد کے کسرہ کے ساتھ، ضاد کے سکون اور خا کے کسرہ کے ساتھ خضر بھی پڑھا جا سکتا ہے اور تیسری لغت خضر بھی ہے۔

(فتح الباری: ج:۱، ص:۱۵۴)

نام: ان کا نام بلیا ابن ملکا ہے۔ بلیا: با کے فتحہ اور لام کے سکون، یا اور الف ممدودہ کے ساتھ، ابن ملکا میم کے فتحہ اور لا کے سکون کے ساتھ۔ (الزھد النضر، لابن حجر، ص:۹)

کنیت: ان کی کنیت ابو العباس ہے۔ (تھذیب الاسماء واللغات، ج:۱، ص:۱۷۲)

نسب: کہا گیا ہے کہ آپ بنی اسرائیل (یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔)

(البدایہ والنھایۃ: ج:۱، ص:۳۲۶)

کہا گیا ہے کہ فرعون کے بیٹے ہیں۔ (البدایہ والنھایۃ: ج:۱، ص:۳۲۶)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فرعون کے باپ ہیں اور یہ بعید نہیں ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ زندہ کو مردے سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔

درست یہ ہے جسے دارقطنی اور ابن عساکر نے مقاتل بن سلیمان سے روایت کیا ہے انہوں نے ضحاک سے اور ضحاک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ خضر علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے صلبی لڑکے ہیں اور ان کی موت کو مؤخر کر دیا گیا ہے اور (آخری زمانے میں) وہی دجال کی تکذیب کریں گے۔ (البدایہ والنھایۃ: ج:۱، ص:۳۲۶)

آغاززندگی

حضرت آدم علیہ السلام کی صلبی اولاد ہیں اس کا ثبوت اس حدیث سے بھی ہوتا ہے جسے ابن عساکر نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں ہم سے ہمارے اصحاب نے بیان کیا جب حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہوا۔ تو اپنے تمام لڑکوں کو جمع کر کے فرمایا: اے میرے لڑکوں ! بے شک اللہ تعالی زمین والوں پر عذاب نازل فرمانے والا ہے، تو اپنے ساتھ میرے جسم کو غار میں رکھ دینا یہاں تک کہ سکون پا جاؤ تو میرے جسم کو لے کر ملک شام میں دفن کر دینا، تو حضرت آدم علیہ السلام کا جسم مبارک ان کے بیٹوں کے پاس رہا، جب اللہ تعالی نے نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو انھوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے جسم مبارک کو اپنے پاس رکھا، جس وقت اللہ تعالی نے زمین پر طوفان بھیجا اور پوری زمین ایک زمانے تک ڈوبی رہی، پھر طوفان ختم ہونے کے بعد نوح علیہ السلام بابل میں آکر ٹھہرے اور اپنے تینوں بیٹوں سام، یافث اور حام کو وصیت کی کہ آدم علیہ السلام کے جسم مبارک کو اس جگہ غار میں لے جاکر دفن کر دیں جہاں کی انھوں نے وصیت کی تھی، تو ان کے لڑکوں نے کہا زمین وحشت ناک ہے، نہ کوئی اس زمین سے مانوس ہے اور نہ ہم وہاں کا راستہ جانتے ہیں، زیادہ لوگوں کی تعداد میں ہی ہم وہاں جاسکتے ہیں، نوح علیہ السلام نے فرمایا: حضرت آدم علیہاالسلام نے اس شخص کے لیے جو ان کے جسم کو دفن کرے گا قیامت تک زندہ رہنے کی دعا کی ہے، پھر ان کا جسم مبارک اسی طرح رہا یہاں تک کہ خضر علیہ السلام نے ان کے جسم مبارک کو دفن کیا، اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی دعا کو قبول فرمایا، تو خضر علیہ السلام جب تک اللہ تعالی چاہے گا زندہ رہیں گے۔

(روح البیان، ج:۲، ص:۴۹۸)

ابن عساکر نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا خضر علیہ السلام کی ماں رومی اور والد فارسی تھے۔ (فتح الباری، ج:۲، ص:۳۱۰)

دیلمی نے مسند فردوس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت الیاس اور

حضرت خضر علیہما السلام دونوں بھائی بھائی ہیں ان کے والد فارسی اور ماں رومی ہیں۔
(مسند فردوس ج:۱، ص:۴۲۸)

اور کہا گیا ہے کہ وہ دونوں دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے بادشاہوں کے بیٹے ہیں۔
(البحر المحیط، ج:۲، ص:۱۲۷)

لقب: ان کا لقب خضر ہے، امام بخاری وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ان کا نام خضر اس لیے رکھا گیا کہ جس بنجر (یعنی کھیتی کے قابل نہ ہو) زمین پر وہ بیٹھتے اور جب اٹھتے تو وہ سرسبز و شاداب ہو کر لہلہانے لگتی۔
(بخاری شریف، کتاب الانبیاء، حدیث الخضر مع موسی ج:۴، ص:۱۲۹)

اور مجاہد نے کہا: ان کا نام خضر اس لیے رکھا گیا کہ جب وہ نماز پڑھتے تو ان کے ارد گرد کی جگہ ہری بھری ہو جاتی تھی۔

اور عکرمہ نے مزید کہا: ان کے کپڑے سبز ہوتے تھے اس لیے ان کا نام خضر رکھا گیا۔
(روح المعانی: ج:۱۵، ص:۳۱۹)

حضرت خضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا علم:

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا کہ ایک علم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک علم آپ کو ایسا عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا۔
[بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الکھف، باب واذ قال موسی لفتاہ لا ابرح حتّی ابلغ مجمع البحرین۔۔۔الخ، ۲۶۵/۳، الحدیث: ۴۷۲۵]

مفسرین و محدثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے لئے خاص فرمایا وہ باطن اور مُکاشَفَہ کا ہے اور یہ اہلِ کمال کے لئے باعثِ فضل ہے۔
[جمل، الکھف، تحت الآیۃ:۶۸، ۴۴۱/۴]

فصل دوم : حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت کے بارے میں

آپ نبی ہے یا ولی؟

علم لدنی سے مراد وہ علم باطن ہے جو الہام کیا گیا ہے۔

امام بغوی نے بیان کیا کہ اکثر اہل علم کے نزدیک خضر نبی نہیں ہیں سعدی جلبی نے فرمایا کہ ہمارے علماء فرماتے ہیں جمہور کا یہ کہنا ہے کہ وہ نبی ہیں۔

کرمانی نے فرمایا: ان کے نبی ہونے کے بارے میں دو قول ہیں۔

۱۔ وہ نبی مرسل ہیں۔

۲۔ وہ نبی غیر مرسل ہیں۔

اور کہا گیا کہ وہ ولی ہیں۔

اور کہا گیا کہ وہ فرشتوں میں سے ہیں۔

امام نووی نے شرح مسلم میں فرمایا: جمہور علما کا یہ قول ہے کہ وہ زندہ ہیں اور ہمارے درمیان موجود ہیں۔

اور اس بات پر صوفیہ اور اہل معرفت کا اتفاق ہے، ان کو دیکھنے، مجمع میں شرکت کرنے، ان سے کچھ حاصل کرنے، ان کے سوال و جواب، پاکیزہ جگہوں میں ان کے موجود ہونے کی روایات و واقعات شمار اور بیان سے زیادہ ہیں

ابن صلاح نے کہا: جمہور علما کے نزدیک وہ زندہ ہیں اور عام علما بھی ان کے ساتھ ہیں، جبکہ بعض محدثین نے ان کے زندہ ہونے کا انکار کیا ہے۔

امام نووی نے مفسر ثعلبی سے نقل کیا ہے کہ خضر علیہ السلام اکثر اقوال کے مطابق عمر دراز نبی ہیں اکثر لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں کہا گیا ہے آخری زمانے میں جس وقت قرآن اٹھایا جائے گا وصال فرمائیں گے۔

اور کہا گیا ہے کہ جمعہ کے دن حضرت مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مسجد حرام میں جمع ہوں گے۔

عبدالرزاق کاشی نے کہا ہے کہ خضر کشادگی کا نام ہے اور الیاس تنگی سے کنایہ ہے لیکن یہ قول ماہر اہل عقل کہ نزدیک مقبول و درست نہیں ہے، اسی طرح کا قول شیخ صدرالدین اسحاق قونووی نے، تبصرۃ المبتدی وتذکرۃ المنتھی، میں نقل کیا ہے، کہ خضر علیہ السلام کا وجود عالم مثال میں ہے صوفیہ کے نزدیک یہ بات محالات میں سے ہے۔

شیخ شہاب الدین سہروردی نے "السر المکتوم" میں ذکر کیا ہے کہ ہم سے حضرت خضر علیہ السلام نے تین ایسی حدیثیں بیان کی جنہیں انھوں نے براہ راست نبی کریم مسلم سے سنا ہے،

اسی طرح کی بات شیخ علاء الدین نے بیان کی کہ خضر علیہ السلام نے بلا واسطہ نبی کریم ﷺ سے احادیث سنیں لیکن ان کی یہ بات درست نہیں ہے کیوں کہ محدثین کا اس بات پر اجماع ہے کہ خضر علیہ السلام نے نبی کریم میم سے کوئی حدیث روایت نہیں کی جیسا کہ اس کی صراحت عبدالرحیم بن حسین بن عبدالرحمن عراقی نے "فی تخریج احادیث الاحیاء" میں کی ہے۔

حسن بن محمد بن حسین قمی نیشاپوری نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ اکثر لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خضر علیہ السلام نبی ہیں اور اس پر ان کا یہ ارشاد "وما فعلته عن امری" دلالت کر رہا ہے۔

اسی طرح امام غزالی نے فرمایا اکثر لوگوں کا اتفاق ہے کہ وہ نبی ہیں۔

آیتوں کا ظاہر اور احادیث کریمہ ان کی نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ محمد بن یعقوب بن محمد ابو طاہر مجد الدین شیرازی فیروزآبادی نے اسی طرح فرمایا ہے کہ خضر علیہ السلام نبی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان میں مزید دو باتیں ارشاد فرمائیں۔

ایک یہ کہ اسے ہم نے اپنے پاس سے خاص رحمت دی تھی۔ اس رحمت سے نبوت مراد ہے یا

ولایت یا علم یا لمبی زندگی۔آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ولی تو بالیقین ہیں جبکہ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی نبوت میں اختلاف ہے۔اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ فرماتے ہیں ”سیدنا خضر عَلَيْهِ السَّلَام جمہور کے نزدیک نبی ہیں اور ان کو خاص طور سے علمِ غیب عطا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا'' (فتاویٰ رضویہ، جلد۲۶/ص۴۰۱)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں ”معتمد و مختار یہ ہے کہ وہ(یعنی حضرت خضر عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام) نبی ہیں اور دنیا میں زندہ ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد:۲۸/ص:۶۱۰)

دوسری یہ کہ اسے اپنا علم لدُنی عطا فرمایا۔علم لدنی سے مراد غیب کا علم ہے۔

(بیضاوی، الکھف، تحت الآیۃ:۶۵، جلد۳/ص۵۱۰، جلالین، الکھف، تحت الآیۃ:۶۵، ص۲۴۹، مدارک، الکھف، تحت الآیۃ:۶۵، ص۶۵۸)

بعض مفسرین نے فرمایا علمِ لدنی وہ ہے جو بندے کو اِلہام کے ذریعے حاصل ہو۔

(مدارک، الکھف، تحت الآیۃ:۶۵، ص۶۵۸)

بیان کیا گیا ہے کہ اکثر لوگوں نے کہا ہے کہ آپ کی پیدائش فارس میں ہوئی۔

بیان کیا گیا ہے کہ ماءالحیات علم سے کنایہ ہے اور والظلمات:جہل سے کنایہ ہے۔

نبی کریم ﷺ کے وصال کے وقت صحابہ کرام کی تعزیت

مستدرک حاکم میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت:انھوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا تو آپ کو صحابہ کرام نے گھیر لیا اور آپ کے ارد گرد جمع ہو کر رونے لگے، تو اچانک خوب صورت جسم اور سرخ داڑھی والے آدمی آئے صحابہ کرام کی گردنوں کو پھلانگا اور رونے لگے پھر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔بے شک اللہ تعالی ہر مصیبت سے نجات دینے ہر فوت شدہ کا بدل عطا کرنے، ہر ہلاک ہونے والے کا نائب عطا کرنے والا ہے تو اللہ کی جانب متوجہ ہو اسی کے مشتاق ہو وہی تم پر مصائب میں نظر کرم فرماتا ہے۔

خیال رکھو!اسے ہی عطا کیا جاتا ہے جو غرور و تکبر نہ کرے،اتنا کہ کر وہ واپس چلے گئے تو کسی شخص نے دوسرے سے کہا کیا تم اس شخص کو جانتے ہو؟تو حضرت ابو بکر و علی رضی اللہ عنھما نے فرمایا:ہاں،یہ رسول اللہ ﷺ کے بھائی خضر علیہ السلام ہیں۔

اسی طرح کرام کی روایت میں ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ان دونوں حضرات کا قول ہو یا کسی راوی کا قول ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ سارے اقوال ان کی نبوت پر دلالت کرتے ہیں،اور وہ اپنے دین میں ہمارے نبی کے تابع ہیں۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:اگر موسی علیہ السلام میرے زمانے میں زندہ ہوتے تو میری پیروی کے علاوہ انھیں کوئی چارہ نہ ہوتا کیوں کہ نبی کریم ﷺ تمام نبیوں اور رسولوں کی طرف بھی بھیجے گئے ہیں،تو حکمی طور پر ان سب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کو پایا ہے،جیسا کہ اللہ تعالی کے ارشاد:

اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَاؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ (آل عمران:آیت:۸۱)

ترجمہ کنزالایمان:اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

اس تفسیر میں ثابت کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاے کرام ورسولان عظام کے بھی رسول ہیں اور انھوں نے آپ کے زمانے کو حکمی طور پر پایا۔ اللہ تعالی کے ارشاد میں لفظ ’’رسول‘‘میں تنوین عظمت وتعظیم کے لیے ہے نہ کہ نکرہ کے لیے مطلب یہ ہے وہ عظیم رسول تشریف لائے،اسی وجہ سے حضرت عیسی علیہ السلام آپ ﷺ کے دین کے مطابق نزول فرمائیں گے اور آپ کی امت کے ایک فرد ہوں گے۔

حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت کے دلائل

خضر علیہ السلام کو نبی کہنے والوں کی دلیل اللہ تعالی کا ارشاد:

وَمَا فَعَلۡتُهُۥ عَنۡ أَمۡرِيۚ (الکھف: آیت:۸۲)

ترجمہ کنزالایمان:اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا۔

دلالت کررہا ہے کہ خضر علیہ السلام موسی علیہ السلام سے زیادہ جانتے تھے اور نبی ہیں،کیوں کہ ولی نبی سے زیادہ نہیں جانتا ہے۔

اس دلیل(یعنی خضر علیہ السلام کو جنھوں نے نبی مانا ہے اس)کا جواب یہ دیا گیا کہ ممکن ہے اللہ تعالی نے اس زمانے کے نبی کی طرف وحی فرمائی ہو کہ وہ خضر علیہ السلام کو اس طرح کرنے کا حکم فرمائیں۔

اس جواب کا کوئی اعتبار نہیں اور یہ ایسا احتمال ہے جو بہت بعید ہے اگر وہ نبی اس زمانے میں موجود ہوتے تو موسی علیہ السلام کو ان سے ملاقات کا حکم دیا جاتا نہ کہ خضر علیہ السلام سے ملاقات کا اور ان کے نبی ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے جسے ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالی کہ ارشاد :رَحۡمَةً مِّنۡ عِندِنَا(الکھف:آیت:65)

ترجمہ کنزالایان:’’ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی‘‘کی تفسیر میں بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم نے انھیں ہدایت اور نبوت عطافرمائی۔

حضرت احمد نے حضرت عطاء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ مجدہ حروری نے حضرت ابن عباس کو لکھا کہ آپ بچوں کو قتل کرنے کے تعلق سے کیا فرماتے ہیں تو حضرت ابن عباس نے انھیں لکھا اگر تم خضر ہو اور کافر و مومن کو پہچان سکتے ہو تو کافر بچوں کو قتل کرو اور اس میں تنبیہ ہے کہ غیر نبی کے لیے یہ درست نہیں کہ محض الہام کے طور پر کسی کو قتل کرے (اور آپ نے اللہ کے حکم سے قتل کیا تھا جو آپ کی نبوت کے لیے کافی ہے)۔اور اس بات کو بلند و زبردست علماء کرام نے اصول احکام کی تحقیق میں ثابت کیا ہے کہ الہامی طور پر کسی ذکو قتل نہیں کیا جاسکتا۔

ثعلبی نے حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کے تعلق سے تین اقوال ذکر کیے ہیں: وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں تھے، یا ان سے تھوڑا یا زیادہ زمانے کے وقفہ سے دنیا میں تھے، نیز کہا: کہ تمام اقوال کی بنیاد پر وہ عمر دراز نبی ہیں اور لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کے دلائل

جمہور علما اور جمیع اولیاء کی تحقیق یہ ہے کہ وہ (حضرت خضر) اب بھی زندہ ہیں اور دجال کے بعد جب ایمان اٹھ جائے گا، اس وقت وصال فرمائیں گے۔ حضور اقدس ﷺ اور صحابہ کرام سے ان کی ملاقات ثابت ہے اور اولیاء کے یہاں تو متواتر ہے۔کعب احبار نے کہا کہ چار نبی زندہ ہیں اور زمین والوں کے لئے امان ہیں۔ دو زمین میں حضرت خضر و الیاس اور دو آسمان میں حضرت ادریس عیسی۔

(نزھتہ القاری،۱/۳۱۸)

خلاصہ کلام: حدیث و تفسیر، فقہ و اصول فقہ کی مستند و متداول کتب کی عبارات، توضیحات و تشریحات کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس وابین من الامس ہو جاتی ہے کہ جس طرح جمہور علما و محققین کے نزدیک حضرت سیدنا خضر یا نبی ہیں اسی طرح آپ اب بھی باحیات ہیں

کہا گیا ہے کہ خضر علیہ السلام آخری زمانے میں وصال فرمائیں گے۔

اور کہا گیا ہے کہ وہ زندہ رہیں گے یہاں تک کہ دجال سے جنگ کریں گے۔

ابن صلاح نے کہا ہے: جمہور علماء اور صالحین اس بات پر ہیں کہ وہ زندہ ہیں۔ اور ہمارے در میان موجود ہیں، اور اس پر تمام صوفیاے کرام وصالحین کا اتفاق ہے۔

خضر علیہ السلام کے وصال کا قول کرنے والوں کا رد

میں نے ابن قیم جوزیہ کو دیکھا اس نے بیان کیا کہ وہ احادیث جن میں خضر علیہ السلام اور ان کی زندگی کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ سب احادیث جھوٹی ہیں اور ان کی حیات کے بارے میں کوئی ایک بھی روایت درست نہیں ہے۔(روح المعانی،ج:۱۵،ص:۳۲۲)

اس کا جواب ان احادیث وآثار میں ہے جو گزشتہ صفحات میں ذکر کی گئی ہیں۔

راوی فرماتے ہیں اسحاق بن بشر حربي سے خضر علیہ السلام کی حیات اور وفات کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا جو کسی غائب کے بارے میں محال بات کہے تو اس نے اس کے ساتھ انصاف نہیں کیا اور یہ بات لوگوں کے دلوں میں شیطان نے ڈال دی کہ خضر علیہ السلام زندہ ہیں۔

(الزھد النضر، ص:۵۳)

اس کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ان کا یہ قول شاذ ہے جو جمہور علما اور مشائخ صالحین کے خلاف ہے۔

راوی فرماتے ہیں، امام بخاری سے حضرت خضر والیاس علیہما السلام کے بارے میں پوچھا گیا کیا وہ دونوں زندہ ہیں؟ تو امام بخاری نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے، جب وو

کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ”آج جو لوگ روئے زمین پر ہیں سو سال گزرنے پر ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔

اور اس کے بارے میں کسی دوسرے امام سے پوچھا گیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ (سورۃ الإنبیاء ،الآیۃ:۳۲)

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے کسی انسان کے لیے ہمیشگی نہیں بنائی۔

دوسرے سوال کا جواب ظاہر ہے اس لیے کہ مخلد سے مراد یہ ہے کہ وہ کبھی نہ مرے اور ہمیشہ زندہ رہنے کی بات کسی نے بھی خضر علیہ السلام کے بارے میں نہیں کی۔

اور امام بخاری کا حیرت ظاہر کرنا، تو خود ان کے اس قول سے بھی آپ صلی اللہ علیہ السلام کے زمانے میں خضر علیہ السلام کی حیات کی نفی نہیں ہوتی ہے بلکہ ان کا یہ قول سو سال کے بعد خضر علیہ السلام کی موت کا فائدہ دیتا ہے۔

امام بخاری نے جو حدیث پاک بیان کی ہے کہ سو سال گزرنے کے بعد کوئی زندہ نہیں رہے گا تو اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ خضر علیہ السلام اس وقت ظاہری زمین پر نہیں تھے بلکہ وہ پوشیدہ تھے، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پاک ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کو لوگ عام طور پر دیکھ سکتے ہیں، کیوں کہ فرشتے، دجال کا خروج اور شیطان اس سے مستثنیٰ ہیں کہ یہ سب قیامت تک زندہ رہیں گے اور آپ ﷺ کی حدیث پاک ان لوگوں کے بارے میں ہے جنھیں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ یہ سب ایک صدی گزرنے کے بعد زندہ نہیں رہیں گے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ پہلی صدی گزرنے کے بعد کوئی باقی نہیں رہے گا لہذا اس میں غور کرلو۔

(فتح الباری:ج6،ص:۳۱۰)

ہاں یہ حدیث پاک رتن ہندی جیسے طویل عمر کے مدعی لوگوں کے دعوی کے بطلان پر دلیل ہے۔

راوی فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ سے پوچھا گیا تو اس نے کہا: اگر خضر علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کے لیے ضروری تھا کہ آپ ﷺ کے پاس آتے اور ان کے سامنے جہاد کرتے اور ان سے علم سیکھتے جبکہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: اے اللہ اگر تو اس جماعت (صحابہ) کو ہلاک کردے گا تو زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی، اور بدر میں صرف تین سو تیرہ صحابہ کرام موجود تھے جن کے خود کے نام باپ داداؤں کے نام اور قبیلوں کے نام سے مشہور ہیں تو اگر خضر علیہ السلام اس وقت زندہ تھے تو اس وقت کہاں تھے اور کیوں جنگ میں شرکت نہیں کی۔

(روح المعانی،ج:۱۵،ص:۳۲)

میں کہتا ہوں (امام ملاعلی قاری حنفی) کہ ابن تیمیہ کا یہ کلام غریب ہے اس طور پر کہ انہوں نے کہا ہے کہ خضر علیہ السلام پر ضروری تھا کہ وہ آپ سلم کی بارگاہ میں حاضری دیتے حالانکہ ماہر علما میں سے کسی نے بھی اس طرح کا قول نہیں کیا ہے، حضرت اویس قرنی بہترین تابعین میں سے ہیں پھر بھی انھیں نبی کریم ﷺ کی صحبت حاصل نہ ہوئی اور نہ جہاد میں آپ کی صحبت ملی اور نہ بلا واسطہ علم حاصل کرنے کا موقع ملا اسی بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ خضر علیہ السلام بھی آپ صلی اللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں آتے اور علم حاصل کرتے لیکن لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہتے تھے کیوں کہ حکمت الٰہی کے تقاضوں کے تحت انہیں علانیہ آنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

اور ابن مبارک کے کلام سے گزشتہ صفحات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ خضر علیہ السلام نے بعض جنگوں میں شرکت فرمائی ہے۔

اور نبی کریم ﷺ کی حدیث پاک "پھر زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ ! زمین پر علانیہ، غلبہ اور طاقتور امت کے ساتھ تیری عبادت نہیں کی جائے گی اور یہ مطلب نہیں ہے کہ پھر زمین پر کوئی بھی اللہ کی عبادت کرنے والا نہیں رہے گا کیوں کہ اس وقت بہت سے ایسے مومن تھے جو مدینہ وغیرہ سے باہر رہتے تھے اور وہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے۔

1۔ دلیل علماے معقولین کی یہ ہے کہ اگر خضر آدم علیہ السلام کی صلبی اولاد ہوتے یا ان کے چوتھے لڑکے ہوتے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ذوالقرنین کے وزیر تھے، تو ضرور خوف ناک بناوٹ وساخت والے ہوتے کیوں کہ اس زمانے کے لوگوں کی خلقت وساخت ہماری خلقت سے مختلف ہے بلکہ قد و قامت میں بہت بلند ہوتے، صحیحین کی حدیث میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان کی لمبائی ساٹھ گز تھی اور ان کے بعد مخلوق کی لمبائی کم ہوتی رہی اور خضر علیہ السلام کو دیکھنے والوں میں سے کسی نے بھی بیان نہیں کیا کہ انہوں نے خضر علیہ السلام کو عظیم ساخت وبناوٹ میں دیکھا ہے اور وہ قدیم لوگوں میں

سے ہیں ؟

امام ملاعلی قاری فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں یہ حدیث پاک غالب پر محمول ہے یعنی اکثر و بیشتر اس زمانے کے لوگ لمبے اور دراز قد ہوتے تھے تو کوئی بعید نہیں کہ ان کی بعض اولاد میں بعض سے قد میں چھوٹی ہوں، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یاجوج ماجوج یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور ان کی لمبائی صرف ایک بالشت ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔(البدایۃ والنہایۃ، ج:۲، ص:۱۱۰)

پھر کوئی بعید نہیں کہ خضر علیہ السلام کو ایسی شکل و صورت اور طاقت و قوت دی گئی ہے کہ جو صورت چاہیں اختیار کر لیں جیسا کہ ہم نے اسے بعض اہل فضل و کمال کے سوال کے جواب میں ثابت کیا ہے۔ اور ان کی اصلی خلقت و ساخت پر کوئی مطلع نہیں ہوا جیسا کہ جبرائیل علیہ السلام کی اصلی شکل و صورت پر کوئی مطلع نہیں ہوا جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس اکثر و بیشتر دحیہ کلبی کی صورت میں آیا کرتے تھے۔(روح المعانی ج:۱۵، ص:۳۲۵)

(2) علماء معقولین کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر خضر علیہ السلام نوح علیہ السلام سے پہلے موجود تھے تو ضرور ان کے ساتھ کشتی نوح میں سوار ہوتے حالانکہ یہ بات کسی نے بیان نہیں کی ہے

ملاعلی قاری فرماتے ہیں میں کہتا ہوں: کسی کے بیان نہ کرنے سے عقلی طور پر ان کے وجود کی نفی لازم نہیں آتی ہے یہاں یہ بھی احتمال ہے کہ وہ پوشیدہ طور پر ان کی کشتی میں سوار ہوئے ہوں جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔

(3)۔ علمائے معقولین کی خضر علیہ السلام کی وفات پر تیسری دلیل یہ ہے کہ علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نوح علیہ السلام جب کشتی سے اترے تو ان کے ساتھ جتنے لوگ تھے سب وفات پا گئے پھر ان کی نسلیں بھی ختم ہو گئیں اور نوح علیہ السلام کی نسل کے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا اور ان کی ذریت کے باقی رہنے پر اللہ تعالی کا ارشاد ہے" وجعلنا ذریته هم الباقین۔ سورۃ الصافات، الایۃ ۷۷) ترجمہ کنزالایمان: ہم نے ان کے ذریتکو بنایا کہ وہی باقی رہنے والی ہے۔ یہ آیت کریمہ ان لوگوں کا رد کرتی ہے جو کہتے ہیں

خضر علیہ السلام نوح علیہ السلام سے پہلے تھے۔

جواب اس بات کا کہ "جو لوگ بھی ان کے ساتھ کشتی میں تھے بعد میں سب مر گئے" یہ قول ان لوگوں کے بارے میں ہے جو دیکھے جاتے ہیں ورنہ شیطان بھی ان کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا تھا اور آیت کریمہ بتاتی ہے کہ وہ آج بھی موجود ہے اس کی ذریت بھی باقی ہے اور توالد و تناسل جاری ہے، تو مذکورہ آیت ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے وجود کی نفی نہیں کرتی ہے جبکہ خضر علیہ السلام کا نوح علیہ السلام سے پہلے ہونے کا قول ضعیف ہے۔ درست یہ ہے کہ وہ ذوالقرنین کے ساتھ تھے اور موسی علیہ السلام سے پہلے تھے۔ (ذوالقرنین قائد الفاتح والفاتح الصالح، ص:26,25)

(4) علماے معقولین کی چوتھی دلیل یہ ہے کہ اگر اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے کوئی شخص پیدائش سے لے کر آخری زمانے تک باقی رہے گا اور اس کی پیدائش نوح علیہ السلام سے پہلے ہے تو ضرور یہ عجیب و غریب اور بڑی بڑی نشانیوں میں سے ہو گا۔ اور اس کی خبر قرآن پاک میں ایک مقام کے علاوہ کہیں بیان نہیں کی گئی ہے جبکہ یہ اللہ تعالی کی بڑی نشانیوں میں سے ہے اللہ تعالی نے جس کو ۹۵۰ سال کی عمر عطا فرمائی تو کیسے ہو سکتا ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالی کم سے کم چھ ہزار سال کی عمر عطا فرمائے اور اس کو قیامت تک زندہ رکھے پھر اس کا ذکر قرآن میں نہ کرے۔

امام ملا علی قاری فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ بڑی نشانیاں ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ قرآن پاک میں ان کا ذکر کثرت سے اور بار بار کیا جائے، اللہ تعالی نے نوح علیہ السلام کا ذکر اس لیے کیا ہے تاکہ نبی کریم ﷺ کو تسلی دی جائے اور ان کی قوم کی جانب سے ملنے والی تکالیف پر ان کی مدد جائے اور ان کی ہلاکت کو ٹال دیا جائے۔ اور نوح علیہ السلام کی قوم کی گمراہی، ان کی جہالت کفر پر ان کے اصرار اور نبی سے دشمنی پر تنبیہ کرنا ہے کہ وہ اپنی شقاوت قلبی کی وجہ سے عذاب الہی کے مستحق ہو گئے تھے اور جب وجود میں لانے پر قادر ہے تو اس کو فنا کرنے پر بھی قادر ہے اگرچہ کوئی شخص زمانے دراز تک زندہ رہے ساتھ ہی نوح علیہ السلام کی عمر کو صراحت ذکر کرنے میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ ان سے زیادہ عمر ہو سکتی

ہے۔(روح المعانی،ج:۱۵،ص:۳۳۲)

(5) پانچویں دلیل علماے معقولین کی یہ ہے کہ خضر علیہ السلام کی حیات کا قول کرنا بغیر علم کے اللہ پر بات کرنا ہے اور یہ بات نص قرآن سے حرام ہے رہا دوسرا مقدمہ ظاہر ہے اور پہلا مقدمہ تو اس لیے کہ اگر خضر علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کی حیات پر ضرور قرآن، حدیث یا اجتماع امت دلالت کرتا، تو یہ کتاب اللہ ہے تو تم اس میں خضر علیہ السلام کی حیات کی دلیل کہاں پاتے ہو، یہ سنت رسول اللہ ملی ہے تو اس میں تم ایسی کوئی حدیث پاتے ہو جو خضر علیہ السلام کی حیات پر دلالت کرتی ہو؟ اور یہ اس امت کے علما ہیں تو کب انہوں نے ان کی حیات پر اجماع کیا ہے؟

ہم کہتے ہیں کہ خضر علیہ السلام کی حقیقی حیات تو وہ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اجماع امت سے ثابت ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے اس ارشاد "وعلمنا من تدنا علما')الکہف:الایۃ۲۵)کی تفسیر میں معلوم ہو چکا ہے۔اور ان کی طویل عمر بطور دلیل ہم استصحاب (سابقہ حال) سے ثابت کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کی وفات درست طریقے پر ثابت ہو جائے۔)روح المعانی:ج۱۵،ص:۳۲۸(

اور ہم نے اس سے پہلے بعض احادیث ذکر کی ہیں جو خضر علیہ السلام کی حیات پر دلالت کرتی ہیں اگرچہ آپ ﷺ کے زمانے میں ظاہری طور پر نہیں آتے تھے ،اور ان کا صحابہ کرام سے احادیث روایت کرنا ثابت ہے ۔ پھر مشائخ عظام، جمہور علمائے کاملین کا اس بات پر اجماع ہے کہ خضر علیہ السلام زندہ ہیں مخلوق کے درمیان موجود رہتے ہیں جیسا کہ ابن صلاح نووی وغیرہ فقہاے کرام اور محدثین عظام نے بھی اسے ثابت مانا ہے۔(نشر المحاسن الغالیہ،ص:40)

ان کی وفات کا قول کرنا اٹکل پچوں بات کرنا ہے تو جس نے عیب لگایا تو عیب اسی پر لوٹ جائے گا۔

(6) چھٹی دلیل علماے معقولین کی یہ ہے کہ سب سے مضبوط دلیل یہ ہے جسے لوگ ان کی حیات کے تعلق سے بیان کرتے ہیں ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے خضر علیہ السلام کو دیکھا، تو اس نے بطور

تعجب کہا کیا خضر علیہ السلام کی کوئی علامت ہے جو بھی انھیں دیکھتا ہے پہچان لیتا ہے اور بہت سے لوگ اس قول سے دھوکا کھاتے ہیں کہ میں خضر ہوں۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ کسی انسان کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر دلیل کے جائز نہیں ہے تو دیکھنے والے کے لیے کہاں سے جائز ہو گیا کہ جس کے بارے میں اس کو خبر دی گئی وہ سچی ہے جھوٹی ہے۔

امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں یہ ایک دوسری بحث ہے بلا شبہ قائل اپنی خبر میں صدق وکذب کا احتمال رکھتا ہے۔اس طور پر اہل معرفت کے نزدیک ان کی مشہور علامتیں ہیں کہ وہ جس زمین پر قدم رکھتے ہیں وہ ان کے قدموں سے ہری بھری ہو جاتی ہے اور ان کے قدم کی لمبائی ایک گز اور اس جیسی ہے بعض اوقات ان سے ایسی خلاف عادت باتیں صادر ہوتی ہیں جو ان کی سچائی کی گواہی دیتی ہیں اس طور پر مومن کی تصدیق کی جاتی ہے کہ کہا گیا ہے۔ مومن کے بارے میں اچھا گمان کرو کیا آپ نہیں دیکھتے کہ کوئی اجنبی کسی شہر میں داخل ہو کر کہے کہ میں سید ہوں تو اس کی تصدیق کی جاتی ہے یہاں تک کہ کوئی بات اس کے قول کے خلاف ثابت ہو جائے۔ حاصل یہ ہے کہ اہل ثقہ کے نزدیک اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے۔

(7) علماے معقولین کی ساتویں دلیل یہ ہے کہ خضر علیہ السلام نے موسی بن عمران اللہ تعالیٰ کے کلیم سے جدائی اختیار کی اور ان کو اپنے ساتھ نہ رکھا اور کہا ''ھذا فراق بيني وبينك (سورۃ الکھف الایۃ ۷۸)'' یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی کا وقت ہے کس طرح موسی علیہ السلام کی جدائی کو پسند کرتے ہیں پھر شریعت اسلامیہ سے دور ان جاہل بندوں کو جمع کرتے ہیں جو جمعہ، جماعت اور نہ کسی علمی مجلس میں شریک ہوتے ہیں اور نہ کچھ علم جانتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک یہ کہتا ہے مجھ سے خضر علیہ السلام نے کہا اور مجھے خضر نے وصیت کی، تعجب ہے کہ جو انسان اللہ کے کلیم موسی علیہ السلام سے جدائی اختیار کرتا ہے اور ایسے جاہلوں کے ساتھ رہتا ہے جو نہیں جانتے کہ وضو کیسے کیا جاتا ہے نماز کیسے ادا کی جاتی ہے۔

امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ وہ جھوٹے دجال ہیں جو اللہ اور اس

کے رسول پر جھوٹ باندھتے ہیں اور کوئی بعید نہیں کہ وہ اس بات میں خضر علیہ السلام پر جھوٹ باندھیں اور ہمارا کلام ان اکابر عابد و زاہد صوفیا کے بارے میں ہے جو ان کی مجلس میں شرکت کرتے تھے یہاں تک کہ خواص میں سے کسی سے اس کے سفر حج میں عجیب و غریب باتوں کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ خضر علیہ السلام نے اس کی صحبت اختیار کرنی چاہی تو اس نے انکار کیا، انھوں نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ آپ (خضر علیہ السلام) کے وجود پر بھروسا کرتے ہوئے مجھے اپنے نفس پر توکل کی کمی کا خوف ہے۔ (احیاء علوم الدین ج:۴، ص:۲۶۹)

(8) علماے معقولین کی آٹھویں دلیل یہ ہے کہ امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو یہ کہے کہ میں خضر ہوں اور کہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے تو اس کی بات کو نہیں مانا جائے گا اور اس کے قول سے دین میں دلیل نہیں لی جائے گی، اگر یہ کہا جائے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہوے اور نہ ان کی بیعت کی یا یہ جاہل یہ کہے وہ رسول اس کی طرف نہیں بھیجے گئے تو اس صورت میں کفر ہو جائے گا۔

امام ملا علی قاری فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مخلوق کی طرف نہ بھیجے جانے کا قول کرنا اجماعی طور پر باطل ہے کیوں کہ آپ ﷺ کو پوری دنیا کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اسی طرح یہ کہنا کہ وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں نہ آئے یہ بھی باطل ہے۔ اور ظاہری طور پر بیعت نہ پائی جائے اور کھلے طور پر اتباع کو مانا جائے تو یہ چیز نہ دنیا میں نقصان دہ ہے اور نہ آخرت میں اور بڑے بڑے ارباب اصول نے انہیں جماعت صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان کی روایت کی عدم قبولیت کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ان کے دیکھے جانے کا قطعی یقین نہیں کیا جا سکتا۔

(9) نوی دلیل علماے معقولین کی یہ ہے کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو ضرور اللہ کی راہ میں کفار سے جہاد کرتے اور ان کی رسی اللہ کے راستے میں رہتی میدان جنگ میں مجاہدین کی صف میں کھڑے رہتے اور جمعہ جماعت وغیرہ میں حاضر ہوتے جنگلوں اور بنجر مقامات پر سیر و سیاحت کو چھوڑ کر علم سکھاتے جو اس

سیر وغیرہ سے افضل ہے۔

امام ملا علی قاری فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں یہ اٹکل پچو بات ہے ان سب چیزوں کی نفی خضر علیہ السلام سے کہاں سے ثابت ہوتی ہے؟ساتھ ہی ساتھ علم لدنی کو جاننے والا ان چیزوں میں مشغول ہوتا ہے جو اللہ تعالی الہام فرماتا ہے ہر جگہ اور ہر زمانے میں کام اور معاملات جس چیز کا تقاضا کرتے ہیں اور بادشاہوں کو لوہاروں پر قیاس نہ کیا جائے پاک ہے وہ ذات جس نے بندوں کو اپنے ارادہ کے مطابق قائم کیا سلامتی ہے اس کے لیے جو اسلام لائے ،اور اللہ تعالی زیادہ جاننے والا ہے جو اس نے مقرر کیا اور ثابت کیا وہ زیادہ محکم اور مضبوط ہے۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين
والحمد لله رب العالمين

ہماری اردو کتابیں:

(1) بہار تحریر۔عبد مصطفی آفیشل

علمی تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ جس کے اب تک چودہ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ ہر حصے میں پچیس تحریریں ہیں جو مختلف موضوعات پر ہیں۔

(2) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے۔

(3) اذان بلال اور سورج کا نکلنا۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں حضرت بلال کے اذان نہ دینے پر سورج نہ نکلنے کا ذکر ہے۔

(4) عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی احباب کے مضامین شامل کیے گئے ہیں جو عشق مجازی کے تعلق سے ہیں، عشق مجازی کے مختلف پہلوؤں پر یہ ایک حسین سنگم ہے۔

(5) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!۔عبد مصطفی آفیشل

اس مختصر سے رسالے میں گانے بجانے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے اور گانوں کے کفریہ اشعار بیان کئے گئے ہیں جسے پڑھ کر کئی لوگوں نے گانے بجانے سے توبہ کی ہے۔

(6) شب معراج غوث پاک۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک مشہور واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے جس میں حضرت غوث اعظم کی شب معراج ہمارے نبی علیہ السلام سے ملنے کا ذکر ہے۔

(7) شب معراج نعلین عرش پر۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں معراج کی شب حضور نبی کریم علیہ السلام کا نعلین پہن کر عرش پر جانے کا ذکر ہے۔

(8) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں حضرت اویس قرنی کے اپنے دندان شہید کر دینے والے واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے اور ساتھ یہ بھی کہ اللہ کے آخری رسول علیہ السلام کے دندان شہید ہوئے تھے یا نہیں اور ہوئے تو اس کی کیفیت کیا تھی اور کئی تحقیقی نکات شامل بیان ہیں۔

(9) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مجموعہ ہے ان فتاوی کا جو حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے لکھے ہیں، یہ فتاوی ڈاکٹر طاہر القادری کی گمراہی ثابت کرتے ہیں۔

(10) مقرر کیسا ہو؟۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ تقریر کرنے کا اہل کون ہے، یہ کس کے لیے جائز ہے اور ایک مقرر کے اندر کون کون سی باتیں ہونی چاہییں۔

(11) غیر صحابہ میں ترضی۔عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کے علاوہ بھی ترضی (یعنی رضی اللہ تعالی عنہ) کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(12) اختلاف اختلاف اختلاف۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں موجود فروعی اختلافات کے حوالے سے ہے، اس میں اس بات کا بیان ہے کہ جب کبھی علمائے اہل سنت کے مابین کوئی مسئلہ اختلافی ہو جائے تو اس میں کیسی روش اختیار کی جانی چاہیے۔

(13) چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ۔عبد مصطفی آفیشل

واقعات کربلا کے حوالے سے اہل سنت میں بے شمار واقعات ایسے آ گئے ہیں جو شیعوں کی پیداوار ہیں، اس رسالے میں ہم نے چند واقعات کی تحقیق پیش کی ہے جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے، اس تحقیقی رسالے میں کئی علمی نکات مرقوم ہیں۔

(14) بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)۔کنیز اختر

عورتوں کی زندگی میں پیدائش سے لے کر نکاح اور پھر بعدہ کے معاملات کی اصلاح کے لیے اس رسالے کو ایک الگ انداز میں لکھا گیا ہے۔

(15) سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)۔عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں جنسی تعلقات اور اس حوالے سے جدید مسائل پر یہ رسالہ بڑے ہی عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ رسالہ دلائل سے بھی مزین ہے۔

(16) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق۔عبد مصطفی آفیشل

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق مشہور واقعات کی تحقیق پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے، کئی حوالوں سے اصل روایات اور ان کی کیفیت کو انبیا کی عظمت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

(17) عورت کا جنازہ۔جناب غزل صاحبہ

عورت کے جنازے کو کون کون دیکھ سکتا ہے؟ کون کون کندھا دے سکتا ہے؟ کیا شوہر کندھا نہیں دے سکتا؟ اور ایسے کئی سوالات کے جوابات آپ کو اس رسالے میں ملیں گے۔

(18) ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی۔عبد مصطفی آفیشل

ایک عاشق کی بڑی دل چسپ کہانی ہے جس میں مزاح ہے، تفریح ہے، سبق ہے اور عبرت ہے۔ اس واقعے کو علامہ ابن جوزی کی کتاب ذم الھوی سے لیا گیا ہے۔

(19) آئیے نماز سیکھیں۔عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں نماز پڑھنے اور اس سے متعلق زیادہ سے زیادہ مسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا

ہے،اس کے اگلے حصوں پر بھی کام جاری ہے۔

(20)قیامت کے دن لوگوں کوکس کے نام کے ساتھ پکاراجائے گا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں اس بات کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کوماں کے نام کے ساتھ پکاراجائے گایاباپ کے نام سے

(21)محرم میں نکاح-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں بیان کیاگیاہے کہ ماہ محرم الحرام میں بھی نکاح جائزہے اور اسے ناجائزکہنا بالکل غلط ہے، محرم میں غم منانا یہ کوئی اسلامی رسم نہیں اور چاہے گھر بنانا ہویامچھلی، انڈہ اور گوشت وغیرہ کھاناسب محرم میں جائزہیں۔

(22)روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں مشہور روایتوں کی تحقیق پرمشتمل ہے،اس میں روایتوں کی تحقیق بیان کی گئی ہے۔صحیح روایتوں کی صحت پراور باطل روایتوں کے موضوع وبے اصل ہونے پر دلائل پیش کیے گئے ہیں،اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(23)روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا دوسرا حصہ ہے،اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(24)بریک اپ کے بعد کیاکریں؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ ان نوجوانوں کے لیے لکھاگیاہے جوعشق مجازی میں دھوکا کھاکراپنی زندگی کے سفر کوجاری رکھنے کے لیے راہ تلاش کررہے ہیں۔

(25)ایک نکاح ایسابھی-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سچی کہانی ہے،ایک نکاح کی کہانی،اس میں جہاں اسلامی طریقے سے نکاح کوبیان کیاگیاہے وہیں اس پرعمل کی کوشش بھی کی گئی ہے،ہے تو یہ ایک کہانی پراس میں آپ تحقیقی نکات بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(26)کافرسے سود-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ ایک کافراور مسلمان کے درمیان سود کی کیاصورتیں ہیں؟اور ساتھ ہی لون،بینک اور ڈاک سے ملنے والے منافع پرعلمائے اہل سنت کی تحقیق بھی شامل رسالہ ہے۔

(27)میں خان توانصاری-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں قوم،ذات اور برادری وغیرہ کی اصل پر یہ ایک تحقیقی کتاب ہے،اس مساوات کو قائم کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے،کفو کے مسئلے پر تحقیقی موادبھی شامل کتاب ہے۔

(28)روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا تیسرا حصہ ہے،اس کے دو حصوں کا ذکر ہم کرآئے ہیں،اس کے چوتھے حصے پر کام جاری ہے۔

(29)جرمانہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مالی جرمانے کے متعلق لکھاگیاہے۔مالی جرمانہ فقہ حنفی میں جائزنہیں ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیاگیاہے۔

(30)لاالہ الااللہ، چشتی رسول اللہ ؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اولیا کی ایک خاص حالت کے بیان میں ہے جسے "سکر" اور "شطحیات" وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس تعلق سے اہل سنت کے معتدل موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔یہ رسالہ ان کے لیے دعوت فکر ہے جو افراط و تفریط کے شکار ہیں۔

(31)تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی

یہ اعلی حضرت، امام احمد رضا بریلوی کی کتاب شمول الاسلام پر تخریج ہے۔

(32)اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی

اس کتاب میں اصلاح معاشرہ کے لیے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔اصلاح معاشرہ کے حوالے سے یہ ایک اچھی کتاب ہے۔

(33)کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل

یہ الحاج اویس رضا قادری پاکستانی کے کلام کا مجموعہ ہے۔

(34)مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی

اس کتاب میں تقریباً سات سو سوال جواب ہیں۔روز مرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کثرت سے موجود ہیں۔فقہ حنفی کی روشنی میں مسائل کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(35)اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا-مولانا حسن نوری گونڈوی

یہ مختصر سا رسالہ ایک اہم پیغام پر مشتمل ہے کہ علما و عوام سب کو چاہیے کہ لاعلمی کا اعتراف کرنے کی عادت ڈالیں اور جہاں علم نہ ہو وہاں تکلف کر کے جواب نہ دیتے ہوئے کہہ دیا جائے کہ میں نہیں جانتا۔

(36)سفرنامہ بلاد خمسہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سفرنامہ ہے، ہندستان کے پانچ بلاد کے سفر کے احوال پر مشتمل ہے۔اس کے مطالعے سے جہاں آپ پانچ بلاد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے وہیں کئی علمی نکات بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

(37)منصور حلاج۔عبد مصطفی آفیشل

یہ مختصر سا رسالہ حضرت منصور حلاج رحمہ اللہ کے حالات پر ہے جس میں علماے اہل سنت کی تحقیق کو بیان کیا گیا ہے اور حضرت منصور حلاج کے بارے میں رکھے جانے والے نظریات کو پیش کر کے جائزہ لیا گیا ہے۔

(38)مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں

اس رسالے میں علامہ وقار رضا القادری المدنی سلمہ الباری نے امام احمد بن حنبل کے صحابہ کرام کے متعلق نظریات کو پیش کیا ہے اور حضرت امیر معاویہ کے حوالے سے بھی کلام کیا گیا ہے۔

(39)مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں۔مولانا محمد ثقلین ترابی نوری، مولانا محمد سلیم رضوی

یہ کتاب شہزادۂ اعلی حضرت، حضور مفتی اعظم ہند کی سیرت اور کردار پر لکھا گیا ہے۔

(40)سفرنامہ عرب۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

یہ مفتی خالد ایوب مصباحی کا ملک عرب کے سفر کے دوران لکھا گیا سفرنامہ ہے۔

(41)تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد

مختلف موضوعات پر مشتمل یہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔اس کتاب کو سیکڑوں کتابوں کا نچوڑ کہا جاسکتا ہے۔یہ اصل میں علامہ لقمان شاہد صاحب کی فیس بک پر تقریباً 8 سال کی گئی پوسٹوں کا مجموعہ ہے۔

(42)من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی

یہ رسالہ مشہور روایت "من سب نبیا فاقتلوہ" کی تحقیق پر لکھا گیا ہے جس میں اس روایت کی سند پر تحقیقی کلام کیا گیا ہے۔

(43)ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت۔ مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی

اس رسالے میں ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔اس قدر کتابیں ڈاکٹر صاحب نے نہیں لکھی ہیں بلکہ دوسروں کی محنتوں کو اپنے نام کیا ہے۔

(44)فرضی قبریں۔عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں علمائے اہل سنت کے 20 سے زائد حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرضی قبریں، مزارات وغیرہ بنانا اور ان کے ساتھ اصل جیسے معاملات کرنا حرام ہے۔

(45)سنی کون ؟ وہابی کون ؟۔عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ بہت عام فہم زبان میں لکھا گیا ہے تاکہ سنی اور وہابی کے درمیان اصل اختلاف کی نوعیت ہر کوئی سمجھ سکے۔

(46)علم نور ہے۔ محمد شعیب جلالی عطاری

اس میں علم دین کے فضائل، علم کے حصول اور علم دین کے فروغ کے حوالے سے قرآن وسنت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

(47)یہ بھی ضروری ہے۔ محمد حاشر عطاری

یہ رسالہ تبلیغ دین کی اہمیت پر لکھا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ "یہ (تبلیغ دین) بھی ضروری ہے"

(48)مومن ہو نہیں سکتا۔فہیم جیلانی مصباحی

یہ رسالہ تین حدیثوں کی شرح پر مشتمل ہے جو ان الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہیں کہ "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن ہو نہیں سکتا...الخ"

(49)جہان حکمت۔ محمد سلیم رضوی

یہ کتاب اولیائے کرام کے اقوال پر مشتمل ہے۔کئی کتابوں میں سے منتخب اقوال کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔جذبے کو بیدار کرنے کے لیے اور کئی امور میں ان اقوال کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

(50)ماہ صفر کی تحقیق۔مولانا محمد نیاز عطاری

اس رسالے میں ماہ صفر کے حوالے سے جو غلط فہمیاں عام ہیں ان کی اصلاح کی گئی ہے۔

(51)فضائل و مناقب امام حسین۔ڈاکٹر فیض احمد چشتی

اس کتاب میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کیے گئے ہیں اور ساتھ میں واقعۂ کربلا پر بھی بیان موجود ہے۔

(52)شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر۔امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ، تشریح اور تخریج ابو حامد عمران رضا عطاری المدنی نے کی ہے۔

(53)تحریرات بلال۔مولانا محمد بلال ناصر

یہ کتاب مولانا محمد بلال ناصر کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(54)معارف اعلی حضرت

اس کتاب میں کئی لکھاری حضرات کے مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔اعلی حضرت رحمہ اللہ تعالی کی سیرت اور ان کے اوصاف پر یہ ایک بہترین کتاب ہے۔

(55)نگارشات ہاشمی۔مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی

یہ کتاب مولانا محمد بلال شاہ ہاشمی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔مختلف موضوعات پر تحریریں آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(56)ماہنامہ التحقیقات۔ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ

یہ ایک ماہنامہ ہے جو دار التّحقیقات انٹرنیشنل کی خوب صورت کاوش ہے۔مختلف موضوعات پر تحقیقی مضامین اس میں شامل کیے گئے ہیں۔

(57)حضرت امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں۔مبشر تنویر نقشبندی

50 سے زیادہ باحوالہ اقوال وفرامین؛

کیا فرماتے ہیں پہلی تین صدیوں کے اسلاف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ؟ جانیں اس کتاب میں

(58)زر خانۂ اشرف۔محمد منیر احمد اشرفی

یہ کتاب محمد منیر احمد اشرفی کی تحریروں کا مجموعہ ہے۔700 سے زیادہ علمی اور اصلاحی تحریروں کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔آخر میں ایک باب الگ سے بنایا گیا ہے جس میں مختصر تحریریں اور اقوال موجود ہیں۔

(59)حضرت حضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ(یہ کتاب)

حضرت خضر علیہ السلام کون ہیں ؟ نبی ہیں ؟ فرشتے ہیں ؟ ولی ہیں ؟ ان کا نام کیا ہے ؟ وغیرہ پر ایک تحقیقی پیشکش

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

TO DONATE :

Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm **9102520764**

OUR DEPARTMENTS:

enikah
E NIKAH MATRIMONIAL SERVICE

SABIYA
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

BOOKS r
ROMAN BOOKS

PS graphics
PURE SUNNI GRAPHICS
GRAPHIC DESIGNING DEPARTMENT

ACAG MOVEMENT
TO CONNECT AHLE SUNNAT



/abdemustafaofficial
for more details WhatsApp on **+919102520764**

ABOUT US

Abde Mustafa Official is a team from **Ahle Sunnat Wa Jama'at** working since 2014 on the Aim to propagate **Quraan and Sunnah** through electronic and print media.

We are :

blogging, publishing books and pamphlets in multiple languages on various topics, running a special matrimonial service for Sunni Muslims.

Visit our official website :

www.abdemustafa.in

about thousands of articles & 255+ pamphlets and books are available in multiple languages.

E Nikah Matrimony

if you are searching a Sunni life partner then **E Nikah** is a right platform for you.

Visit **www.enikah.in**

Or join our Telegram Channel

t.me/enikah (search "E Nikah Service" in Telegram)

Follow us on Social Media Networks :

/abdemustafaofficial

For more details WhatsApp **+91 91025 20764**

info@abdemustafa.in

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

enikah E NIKAH MATRIMONY SERVICE

BOOKS ROMAN BOOKS

NIKAH AGAIN SERVICE

POWERED BY:

AMO ABDE MUSTAFA OFFICIAL